رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اخبار احمدیہ

لاہور ۶؍ ماہ نبوت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ۷ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو گھٹنے میں درد نقرس کی تکلیف ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں؛

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ لاہور اطلاع دیتے ہیں کہ جماعت لاہور کے مرکزی سیکرٹریوں اور حلقوں کے سیکرٹریان مال کا ایک اہم اجلاس رتن باغ میں مورخہ ۹ نومبر گیارہ بجے صبح منعقد ہوگا۔

جلد ۱ | ۷ ماہ نبوت ۱۳۲۶ ہش | ۲۳ ذی الحجہ ۱۳۶۶ھ | ۷ نومبر ۱۹۴۷ء | نمبر ۴۵

کشمیر کی جنگ آزادی

ایک ماہ کے قریب عرصہ سے کشمیر کے لوگوں نے اپنی آزادی کے لئے جدوجہد کرنی شروع کی۔ اور یہ جدوجہد ان مظالم کے نتیجہ میں ہے۔ جو ریاست کشمیر کی طرف سے مسلمانوں پر کئے جا رہے تھے۔ پٹھان کشمیر کا ہمسایہ ہونے کی وجہ سے قدرتی طور پر ان مظالم سے متاثر ہوئے خصوصاً اس لئے کہ مظفر آباد ریاست کشمیر اور ہزارہ علاقہ سرحد کے ہزاروں آدمی آپس میں رشتہ داری کا تعلق رکھتے ہیں۔ بالخصوص ضلع مظفر آباد کے مسلمان رؤسا اور ضلع ہزارہ کے مسلمان رؤسا کے درمیان کثرت سے شادی بیاہ ہوتے رہتے ہیں۔ اسی طرح کشمیر سے اوپر کے رہنے والوں کے نہایت ہی قریبی تعلقات سرحد کے بعض قبائل سے ہیں۔ ان تعلقات کی بناء پر یہ ممکن نہ تھا۔ کہ کشمیر کے واقعات سے صوبہ سرحد متاثر نہ ہوتا یا پونچھ اور میرپور کے واقعات سے راولپنڈی۔ جہلم اور گجرات متاثر نہ ہوتے لازماً ان علاقوں میں بھی جوش پھیلا۔ اور سرحد کے کچھ قبائل کشمیر میں اپنے بھائیوں کی مدد کے لئے داخل ہو گئے۔ کشمیر کی حکومت نے بجائے اصلاح کرنے کے ہندوستان یونین کے ساتھ الحاق کا فیصلہ کر دیا۔ اور اس کی مدد طلب کی۔ اور ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ شیخ محمد عبداللہ صاحب مشہور لیڈر کشمیر اس موقعہ پر صحیح طریق عمل اختیار کرنے سے قاصر رہے۔ اور انہوں نے کشمیر کے راجہ کے ہاتھ میں کٹھ پتلی کے طور پر کام کرنے کا

فیصلہ کر دیا۔ دنیا کی ساری حکومتوں میں شاید کشمیر ہی کو یہ امتیاز حاصل ہے۔ کہ اس میں ایک وقت میں دو وزیر اعظم ہیں۔ مسٹر مہر چند مہاجن دیوان کے نام سے یاد کئے جاتے ہیں۔ اور شیخ عبداللہ صاحب پرائم منسٹر کے نام سے۔ حالانکہ دیوان اور پرائم منسٹر ایک ہی چیز کا نام ہے۔ ہمیں اس واقعہ پر ایک پرانا لطیفہ یاد آتا ہے۔ آج سے ساٹھ ستر سال پہلے جب پنجاب میں انجمنوں کا نیا نیا رواج شروع ہوا۔ تو ایک بزرگ جو بھیرہ کے رہنے والے تھے۔ اور جموں میں ایک بہت بڑے عہدہ پر ملازم تھے۔ جب کچھ دنوں کے لئے اپنے وطن بھیرہ میں آئے۔ تو انہیں ایک نئی انجمن اسلامیہ کی بنیاد رکھے جانے کی خبر ملی۔ اور اس کے عہدہ داروں کو ان سے ملوایا گیا۔ ایک صاحب کو پیش کیا گیا۔ کہ یہ صاحب صدر مجلس اسلامیہ ہیں۔ دوسرے صاحب کو پیش کیا گیا کہ یہ پریذیڈنٹ مجلس اسلامیہ ہیں۔ اسی طرح ایک مجلس اسلامیہ کے مربی کے طور پر اور ایک صاحب پیٹرن کے طور پر پیش کئے گئے۔ ان بزرگ نے علیحدگی میں سیکرٹری سے پوچھا کہ یہ کیا تماشہ ہے۔ ایک مجلس کے دو دو صدر تو ہم نے کبھی سنے نہ تھے۔ سیکرٹری نے جواب دیا۔ کہ صاحب جانے دیجئے جاہلوں کو اسی طرح بے وقوف بنایا جاتا ہے۔ جب ہم نے انجمن اسلامیہ کی بنیاد رکھی۔ تو ہمیں محسوس ہوا کہ فلاں فلاں دو شخصوں کو ملائے بغیر کام نہیں چل سکے گا۔ مگر وہ دونوں صاحب برابر کے

جوڑ تھے۔ اس لئے ان میں سے کسی ایک کو صدر اور کسی کو نائب صدر نہیں بنایا جا سکتا تھا۔ اس پر ہم نے ان کی جہالت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے یہ تدبیر کی۔ کہ ایک کا نام صدر رکھ دیا۔ اور ایک کا نام پریذیڈنٹ رکھ دیا۔ اور صدر صاحب کے کان میں یہ کہہ دیا۔ کہ یہ انجمن اسلامیہ ہے۔ اور صدر اسلامی نام ہے اس لئے یہی عہدہ بڑا ہے۔ اور پریذیڈنٹ صاحب کے کان میں کہہ دیا۔ کہ آجکل انگریزی راج ہے۔ عربی کے ناموں کو کون پوچھتا ہے اصل عہدہ تو پریذیڈنٹ کا ہی ہے۔ اب ان دونوں صاحبان سے ہم کام لے رہے ہیں۔ اور ہمارا کام چل رہا ہے۔ کانگرس اور مہاراجہ جموں نے بھی اسی تدبیر سے کام لیا ہے۔ ایک صاحب کو دیوان کا عہدہ ملا ہوا ہے۔ اور ایک صاحب کو پرائم منسٹر کا۔ اعلان پرائم منسٹر سے کروائے جا رہے ہیں۔ اور کام دیوان سے لیا جا رہا ہے۔ ایک شہرت کی رشوت کا شکار ہے۔ اور ایک اقتدار کے حاصل ہونے میں مگن ہے۔ یہ دونوں خوش ہیں تو باقی لوگوں کے اعتراض کی حقیقت ہی کیا ہے۔ بہرحال اس چال سے ایک طرف مہاراج نے اپنے اختیارات اپنے ہی ہاتھ میں رکھے ہوئے ہیں۔ تو دوسری طرف وہ مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ مگر یہ چال

اتنی خطرناک نہیں جتنی خطرناک یہ بات ہے کہ بوجہ آزاد حکومت کشمیر کے منظم نہ ہونے کے کشمیر اور پاکستان دونوں جگہوں پر گھبراہٹ کے آثار نظر آ رہے ہیں۔ لاہور تو اس وقت غلط افواہوں اور جھوٹی خبروں کا مرکز بن رہا ہے۔ ذرا کسی شخص کو کشمیر کے معاملات سے دلچسپی لیتے ہوئے دیکھیں تو لوگ جھٹ اس کے پیچھے دوڑ پڑتے ہیں۔ اور تجسس شروع کر دیتے ہیں۔ ہمارے نزدیک مسلمانوں کو اپنے فائدہ کے لئے اس سے بچنا چاہیئے۔ کام کرنے والے ناتجربہ کار ہیں۔ آگے ہی ان پر حد سے زیادہ بوجھ ہے۔ اگر ان سے یہ امید کی جائے کہ وہ ہر تجویز کو علی الاعلان بیان کریں۔ تو وہ کام کر ہی کس طرح سکتے ہیں۔ اگر یہی کنسوئیاں لینے اور ہر کسی کے پھٹے میں پاؤں اڑانے کا سلسلہ جاری رہا۔ تو کشمیر کی آزادی کی بیل منڈھے چڑھتی نظر نہیں آتی؛

(ہمارے نزدیک اس وقت خبر دینے والوں اور خبریں لینے والوں اور خبریں چھاپنے والوں کا سب سے اہم فرض یہ ہونا چاہیئے۔ کہ سچی خبریں دیں سچی خبریں سنیں۔ اور سچی خبریں چھاپیں۔ ہمارے بعض اخبارات پر کشمیر کی فتوحات کے متعلق بعض خبریں قبل از وقت شائع ہو گئیں۔ اخبارات تو مجبور تھے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی ڈاک کا پتہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ڈاک کا پتہ "رتن باغ لاہور" ہے۔ حضور کے نام کسی اور پتہ پر یا کسی کی معرفت خطوط نہ بھیجے جائیں۔ کیونکہ اس طرح ڈاک کے پہنچنے میں تاخیر ہو جاتی ہے۔

پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی اے ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں طبع کرا کر نمبر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ان کو جو خبریں آئیں۔ انہوں نے چھاپ دیں۔ لیکن خبریں بھجوانے والے خدا تعالیٰ کو کیا منہ دکھائیں گے۔ ان کی غلط خبروں نے آخر قوم کے حوصلہ کو پست کرنا شروع کر دیا۔ جو لوگ دس دن پہلے سے سرینگر کی فتح اور ایروڈروم کے قبضہ کی خبریں سنا رہے تھے۔ جب دن کے بعد دن گذرتا گیا۔ اور وہ اپنے سروں پر ہندوستان کے ہوائی جہازوں کو اڑتے ہوئے دیکھتے رہے۔ اور تازہ دم فوجوں کے پہنچنے کی خبریں سنتے رہے۔ اور سرینگر میں شیخ محمد عبد اللہ اور ان کی گورنمنٹ کے کام کی اطلاعات پڑھتے رہے اور مسٹر پٹیل اور سردار بلدیو سنگھ کے سری نگر کے دورہ کا حال انہوں نے پڑھا۔ تو انہوں نے لازمی طور پر یہ سمجھا کہ آزاد کشمیر کی فوجیں کشمیر فتح کرنے کے بعد شکست کھا گئی ہیں۔ اور واپس لوٹ آئی ہیں۔ کشمیر ایک ملک ہے۔ اور ملکوں کا فتح کرنا چند دن کا کام نہیں ہوتا۔ بارہ مولا پر آزاد فوجوں کا قبضہ دیر سے ہوا ہوا ہے۔ اگر آج بھی اس بات کا اعلان کیا جاتا۔ کہ بارہ مولا فتح ہوا ہے۔ تو یہ بہت بڑا کارنامہ ہوتا۔ اور یقیناً مسلمانوں کے حوصلے اس سے گھٹتے نہ بلکہ بڑھتے۔ لیکن سری نگر کی فتح کی خبریں سننے کے دس دن بعد یہ خبریں سننا کہ ابھی مجاہد فوج بارہ مولا کے ارد گرد پھر رہی ہے۔ اور یہ کہ ہندوستانی یونین کی فوجیں بڑہ میں اتر رہی ہیں ایک سخت ہمت توڑنے والی بات تھی۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ اپنی زبان چاٹنے والے بیلے کی طرح وہ لوگ بھی جو حقیقت حال سے واقف تھے۔ ان خبروں کے اشاعتی اثر کا خیال کر کے مزے لیتے رہے۔ مگر کچھ دنوں کے بعد خود ہی واقعی چیتے کی طرح اپنی زبان کے گھوسے جانے پر حسرت سے ہاتھ ملنے لگے۔ اور ادھر ادھر گھبرائے ہوئے پھرنے لگے۔ کہ اب کیا ہوگا۔ یہ حالت اگر رہی تو اس سے آزادی کشمیر کی کوششوں کو سخت نقصان پہنچے گا۔ پس ہم باادب تمام مسلمانوں سے یہ اپیل کرتے ہیں کہ

اول۔ اخباروں یا دوسرے اداروں کو ہرگز کوئی ایسی خبر نہ بھیجیں۔ جو ثابت شدہ حقیقت نہ ہو جس میں مبالغہ سے کام لیا گیا ہو۔ ایسی خبروں سے قوم کے حوصلے نہیں بڑھتے۔ بلکہ جب ان کی غلطی ثابت ہوتی ہے۔ تو قوم کے حوصلے گر جاتے ہیں۔ اور عارضی طور پر پیدا ہوا حوصلہ ایک مستقل شکست خوردہ ذہنیت میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ اور قوم ایک ایسے گڑھے میں جا گرتی ہے جس میں سے اس کا نکلنا مشکل ہو جاتا ہے۔

دوم۔ اخبارات کو بھی اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ ہر نامہ نگار کی خبر کو تسلیم نہ کر لیا کریں۔ بلکہ اگر کوئی نامہ نگار غلط خبر دے۔ تو اس سے سختی سے باز پرس کیا کریں۔ تا آئندہ کے لئے نامہ نگاروں کے کان ہو جائیں۔ اور اخبار کی بدنامی اور قوم کی تباہی کا موجب نہ بنیں۔

سوم۔ ہمیں یہ عادت ترک کر دینی چاہیئے۔ کہ چاروں طرف حقیقت حال کے معلوم کرنے کے لئے قوت شنوائی کا جال پھیلاتے پھریں۔ یا تو کام کرنے والوں پر ہمیں اعتبار ہے۔ یا ہمیں اعتبار نہیں۔ اگر کام کرنے والوں پر ہمیں اعتبار ہے۔ تو ہمیں ان کو کام کرنے دینا چاہیئے۔ اور ان کے کام میں مشکلات پیدا نہیں کرنی چاہئیں۔ اور اگر ہمیں کام کرنے والوں پر اعتبار نہیں۔ تو ہمیں دوسرے کام کرنے والے پیدا کرنے چاہئیں۔ یا کوئی ایسا فیصلہ کرنا چاہیئے جس سے کام کرنے والوں کی اصلاح ہو۔ لیکن جہاں معلوم ہوا کہ کوئی شخص کشمیر کا کام کر رہا ہے۔ اور اس کے پیچھے بیسیوں جاسوس دوڑ پڑے۔ اور چاروں طرف سے سوالات کی اس پر بوچھاڑ ہو گئی۔ تو اس کا لازمی نتیجہ یہ نکلے گا۔ کہ جن کا اس کام سے تعلق نہیں۔ اسے بیسیوں خبریں ان سوال کرنے والوں سے مل جائیں گی۔ اور خود سوال کرنے والوں کو کچھ بھی حاصل نہیں ہوگا۔ اور اگر اس کا اس کام سے کوئی تعلق ہے تو اسے یکدم یہ معلوم ہوگا۔ کہ وہ ایک شیشہ کی دیواروں والے حمام میں ننگا نہا رہا ہے۔ جس کے چاروں طرف کھڑے ہوئے لوگ اسے دیکھ رہے ہیں۔ ایسا آدمی نہا نہیں سکتا۔ اور اگر یہ آدمی نہا نہیں سکتا۔ تو وہ آدمی ایک اہم سیاسی کام کس طرح کر سکتا ہے۔ قوم کے وفاداروں کا کام تو یہ ہوتا ہے۔ کہ اگر ان کی نظر اتفاقی طور پر کسی ایسی چیز پر پڑ بھی جائے تو وہ آنکھیں بند کر لیتے ہیں۔ ہمیں یہ سن کر تعجب ہوا کہ ایک محکمہ جسے خبروں کے معلوم کرنے کے بہت سے ذرائع حاصل ہیں۔ جب اس کے افسر سے کسی نے یہ کہا۔ کہ ہماری اس معاملے میں مدد کریں کہ فلاں بات بغیر مشہور ہوئے منزل مقصود تک پہنچ جائے تو اس افسر نے آگے سے یہ جواب دیا۔ کہ یہ احتیاط فضول ہے۔ آج کل کونسی بات چھپی رہتی ہے۔ دیکھئے تو فلاں نے فلاں ـــــ کو اس اس قسم کی ہدایت جاری کی۔ اور وہ بھی سب کو معلوم ہو گئی۔ وہ بات جو بتانے والے نے بتائی نہایت ہی اہم تھی۔ ہمیں بعد میں معلوم ہوا۔ کہ جب وہ ہدایت منزل مقصود تک پہنچی۔ تو ایک ذمہ وار افسر نے ایک اور ذمہ وار افسر کو یوں فون کیا۔ کہ اس بڈھے نے فلاں کام کرنے کا حکم دیا تھا۔ مگر ہم نے وہ کام نہیں کیا۔ یہ فون کرنے والا پاکستان کا افسر تھا۔ اور جس کو فون کیا گیا تھا۔ وہ انڈین یونین کا افسر تھا۔ ہر ایک پاکستان کا خیر خواہ سمجھ سکتا ہے۔ کہ یہ صورت حالات ناقابل برداشت ہے۔ ہم اپنے ہاتھ سے اپنے پاؤں پر کلہاڑی مار رہے ہیں۔ یہ ذہنیت بدلنی چاہیئے۔ یہ حالات تبدیل ہونے چاہئیں۔ ورنہ کام کو نقصان پہنچے گا۔ یہ اصول جو ہم نے بیان کئے ہیں۔ ایسے نہیں جن سے صرف رازدانوں کو واقفیت ہو۔

ہم نہ کشمیر میں ہیں۔ نہ آزاد گورنمنٹ سے ہمارا کوئی تعلق ہے۔ مگر ہم اپنے دفتر میں بیٹھے ہوئے ان باتوں کو سمجھ رہے ہیں اور ہر مسلمان ہماری طرح سمجھ سکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ سمجھنا چاہے۔ اور بشرطیکہ اپنی قوم کی وفاداری کا جذبہ اس کے دل میں موجزن ہو۔

گرم بستر اور کپڑوں کی فوری ضرورت

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مشرقی پنجاب سے آنے والے مہاجرین کے لئے گرم کپڑے اور بستر مہیا کرنے کی تحریک فرمائی ہے۔ احباب کو فوراً اس تحریک میں حصہ لے کر ثواب حاصل کرنا چاہیئے۔ اگر کسی دوست کے پاس فالتو کپڑے نہ ہوں۔ تو وہ کپڑوں اور بستر کے لئے نقد روپیہ بھی بھیج سکتا ہے۔ اس کار خیر میں حصہ لینے کے لئے تاخیر نہیں ہونی چاہیئے۔

اسلام کی آخری تعمیر میں حصہ لینے والے مزدورو!

آؤ اور اس عمارت کی تکمیل کرو

فرمایا:۔

اس وقت جو کام ہمارے سپرد ہے۔ وہ ایسا عظیم الشان ہے۔ کہ جس کی مثال اس سے پہلے دنیا میں نہیں ملتی۔ اس کی بنیاد رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رکھی تھی۔ مگر اس کو ختم کرنا اب ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں پکار رہے ہیں۔ کہ اے مزدورو آؤ اور اس عمارت کی تکمیل کرو۔ مگر ہم میں سے بہت لوگ ایسے ہیں۔ جو بھاگتے پھرتے ہیں۔ تحریک جدید کی پانچ ہزاری فوج کے سپاہیو! اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو بھاگنے والے نہ بنائے۔ بلکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام کی طرح یہ کہنے والے ہوں۔ کہ ہم اپنے امام کے حکم کی تعمیل میں حضور کے آگے بھی لڑیں گے پیچھے بھی لڑیں گے۔ دائیں بھی لڑیں گے بائیں بھی لڑیں گے دشمن حضور کی طرف رخ بھی نہیں کر سکے گا۔ جب تک کہ وہ لاشوں کو روندتا ہوا نہ گزرے۔ تحریک جدید کے مالی جہاد کا مطالبہ ہو رہا ہے۔ دفتر اول کے تیرھویں سال اور دفتر دوم کے سال سوم کے وعدوں کی آخری میعاد ۳۰ر نومبر ہے۔ پس آپ نے اگر اب تک اپنا وعدہ پورا نہیں کیا ہے۔ تو ابھی سے ایسا ماحول پیدا کریں۔ کہ آپ کے وعدہ کی رقم ۳۰ر نومبر سے پہلے سو فیصدی پوری ہو جائے (وکیل المال) اور قربانیوں سے گریز کر رہے ہیں۔ یہ وہی لوگ ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ کے سامنے خوشی کے ساتھ کھڑا ہونے کا موقعہ نہیں ملے گا۔ جو لوگ خوشی کے ساتھ قربانیاں کریں گے۔ اور خوشی کے ساتھ اپنے آپ کو اس کام کے لئے وقف کر دیں گے۔ وہ اسلام کی آخری تعمیر میں حصہ لینے والے اور اسلام کے معمار ہوں گے۔ اور وہی لوگ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعتوں میں لکھے جائیں گے۔ اور اگلے جہان میں اللہ تعالیٰ کے سامنے سرخرو ہونگے۔ کیونکہ انہوں نے اپنا فرض ادا کر دیا۔

وکیل المال تحریک جدید

درخواست دعا

خاکسار کی لڑکی امۃ اللطیف عرصہ دو ماہ سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ اور بہت کمزور ہو گئی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

احمد حسین کاتب الفضل

دعائے مغفرت:۔ میری والدہ ۲ر نومبر ۱۹۴۷ء وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون احباب بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ سردار محمد کاتب الفضل

قادیان کے المناک اور خونچکاں حادثات میں سے کچھ

(از جناب خواجہ غلام نبی صاحب)

(نہم)

(۷) پولیس اور ملٹری کی معیت میں سکھوں کا حملہ اور انتہائی مظالم

۱۳ر اکتوبر کو (گذشتہ نمبر میں یہ تاریخ غلطی سے ۱۳ر ستمبر چھپ گئی ہے) جب سکھوں نے محلہ دار الرحمت کے قریب کھیت میں ایک بوڑھے بیمار پاخانہ بیٹھے ہوئے پناہ گزین مسلمان کو قتل کر دیا۔ اور بعض اور کو قتل کرنے کے لئے ان کے پیچھے بھاگے تو اس سے ان کی غرض یہ تھی۔ کہ شرارت کا آغاز کریں۔ اور لوگوں کو خوف زدہ کر کے مکانات خالی کر دینے پر مجبور کر دیں۔ لیکن جب حملہ آوروں نے دیکھا۔ کہ احمدی نوجوان آبادی کے اندر مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ تو بھاگ کر اسی مجمع میں چلے گئے جس سے نکل کر آئے تھے۔ اور وہاں کچھ دیر ہلچل مچی رہی۔ اسی دوران میں پولیس اور ملٹری دار الرحمت کی طرف سے محلہ میں داخل ہو گئی۔ اور کثرت سے گولیاں چلانے لگی۔ ادھر محلہ کی گلیوں میں اور پناہ گزینوں کے آس پاس ملٹری اور پولیس گولیاں چلا رہی تھی۔ ادھر میں نے دیکھا کہ سکھ غنڈوں کے مجمع سے قطاریں باندھ کر سکھ مختلف اطراف سے محلہ کی طرف بڑھنے لگے یہ لوگ مختلف قسم کے ہتھیاروں سے مسلح تھے۔ جن میں سے تلواریں اور برچھیاں خاص طور پر نمایاں تھیں۔ سوار اور پیدل پولیس ان کے پاس کھڑی یہ سب کچھ دیکھ رہی تھی۔ مگر وہ بھی چونکہ کلیۃً سکھوں اور ہندوؤں پر مشتمل تھی۔ اس لئے بظاہر یہی معلوم ہوتا تھا۔ کہ وہ حملہ آوروں کو لوٹ مار کے متعلق ضروری ہدایت دے کر روانہ کر رہی ہے اور غنڈے پولیس و ملٹری کے گولیاں چلانے کے اشارہ پر آگے بڑھ رہے ہیں۔ اس دو طرفہ حملہ کو دیکھ کر پناہ گزین مسلمان جو گھروں میں اور کھلی جگہوں میں پڑے تھے۔ تھوڑا بہت اسباب سمیٹ کر بے تحاشا بھاگنے لگے۔ مگر ان کو بتایا گیا۔ کہ آبادی سے باہر نہ جائیں ورنہ غنڈے سکھ ان سے سب کچھ چھین لیں گے۔ اور ان کی جان کے علاوہ عزت و آبرو پر بھی ڈاکہ ڈالیں گے۔ بلکہ بورڈنگ کی عمارت کی طرف جائیں۔ اور وہاں جا کر پناہ لیں۔ چونکہ محلہ میں ابھی تک بہت سی احمدی عورتیں اور بچے موجود تھے۔ اور سکھ غنڈے ملٹری اور پولیس کی پناہ میں آبادی میں داخل ہو رہے تھے۔ اس لئے ہمارے نوجوان ان کی حفاظت کے لئے ملٹری اور پولیس کی گولیوں اور سکھوں کی کرپانوں کی کوئی پروا نہ کرتے ہوئے ضروری مقامات پر پہنچ گئے۔ ان نوجوانوں کو جہاں یہ ہدایت تھی کہ کسی موقع پر بھی پولیس اور ملٹری سے نہ ٹکرائیں۔ خواہ وہ کتنا ہی ظلم و ستم کرے۔ وہاں یہ بھی حکم تھا۔ کہ اگر کسی عورت کی عصمت پر حملہ کیا جائے۔ تو خواہ حملہ کرنے والا کوئی ہو۔ اس کا ڈٹ کر مقابلہ کریں۔ اور کسی قسم کے خطرہ کی کوئی پرواہ نہ کریں۔ بلکہ مردانہ وار دادِ شجاعت دیں۔ اس فرض کی ادائیگی کے لئے ہمارے عزیز بچے برستی گولیوں اور چمکتی کرپانوں کے دوران اپنی اپنی مقررہ جگہ پر جم کر کھڑے ہو گئے۔ اور اس طرح انہوں نے عورتوں اور بچوں اور نہتے مردوں کی جو ہزاروں کی تعداد میں محصور ہو چکے تھے۔ گھروں سے نکلتے وقت قابلِ تعریف شجاعت کے ساتھ حفاظت کی۔

سارے ... ملٹری اور پولیس کی گولیوں اور وحشی سکھوں کی کرپانوں نے قیامت برپا کر رکھی تھی۔ انہوں نے خالی مکانوں میں گھس کر اور تالے توڑ کر لوٹ مار شروع کر دی تھی۔ کئی لوگوں کو زخمی کر چکے تھے۔ اور بہت بڑی تعداد میں جنگلی درندوں کی طرح شور مچاتے ہوئے ادھر ادھر دوڑ رہے تھے۔ مگر احمدی عورتیں اور بچے پوری احتیاط اور حفاظت کے ساتھ گھروں سے نکال کر بورڈنگ میں پہنچائے جا رہے تھے۔ اس وقت ہماری خواتین اور بچوں نے بھی بڑے حوصلے اور وقار کا اظہار کیا۔ باوجودیکہ انتہائی خطرات ہر طرف سے انہیں گھیرے ہوئے تھے۔ اور دیہاتی پناہ گزین عورتوں اور بچوں کی چیخ و پکار ہر چہار اطراف سے سنائی دے رہی تھی۔ مگر کیا مجال کہ کسی احمدی عورت اور بچے نے کسی قسم کے خوف و ہراس کا اظہار کیا۔ یا اضطراب اور بے چینی کا کوئی کلمہ منہ سے نکالا۔ ہمارا ہر مرد۔ ہر عورت بلکہ ہر بچہ رضا بالقضا کا مجسمہ نظر آ رہا تھا۔ اور چپ چاپ اس ہدایت پر عمل کرتے ہوئے کہ ملٹری اور فوج کا مقابلہ نہیں کرنا بھرے گھروں کو خالی کیا جا رہا تھا۔ کیونکہ ملٹری اور مسلح پولیس ایک ایک مکان پر جا کر کہہ رہی تھی کہ فوراً مکان خالی کر دو۔ ورنہ گولی چلا دی جائے گی۔ اور سکھ جن کو ہم نے روک رکھا ہے۔ قتل و غارت کا بازار گرم کر دیں گے۔ اس ظالمانہ اور وحشیانہ حکم کو بعض جگہ پولیس اور ملٹری نے عملی جامہ بھی پہنایا۔ چنانچہ میرے مکان کے بالکل قریب مرزا شفیع احمد صاحب بی۔ اے کو گولی مار کر شہید کر دیا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

جب ظلم و ستم اور جبر و تشدد کی نوبت یہاں تک پہنچ گئی۔ تو اکثر لوگ مکان خالی کر دینے پر مجبور ہو گئے۔ اور ایسی حالت میں خالی کرنے پر مجبور ہو گئے۔ کہ اکثر احباب بالکل خالی ہاتھ نکلے۔ کیونکہ اگر کوئی کچھ لے کر نکلتا۔ تو پولیس اور ملٹری کی موجودگی میں سکھ لوٹ لیتے۔ اور ملٹری والے بھی اس میں حصہ دار ہوتے۔

(۸) احمدی نوجوانوں کی شجاعت اور جاں نثاری

میں اپنے ایک بچے حمید احمد سمیت جو مرکزی حفاظت کا فریضہ ادا کرنے والے نوجوانوں میں شامل تھا اور محلہ کی مخدوش حالت کی اطلاع پا کر اور یہ سن کر سکھوں کے حملہ کا بہت بڑا زور ہمارے مکان کے پاس ہے۔ میری خبر معلوم کرنے کے لئے گھر آیا تھا۔ اور ہم یہ دیکھ کر کہ قریب قریب کی عورتیں اور بچے جا چکے ہیں۔ اپنے مکان سے نکلے اور بابو اکبر علی صاحب مرحوم کی کوٹھی میں پہنچے۔ جہاں مرکزی حفاظت کرنے والے نوجوان مقیم تھے۔ میرے وہاں جانے کے تھوڑی دیر ہی بعد انچارج صاحب کو اطلاع پہنچی۔ کہ ایک مکان میں ابھی تک بہت سی عورتیں اور بچے محصور ہیں۔ اور خطرہ لمحہ بہ لمحہ بڑھتا جا رہا ہے۔ ان کو بحفاظت نکالنے کا انتظام کیا جائے۔ اس پر انچارج صاحب نے نوجوانوں کو آواز دی۔ اور وہ دوڑتے ہوئے آ کر ان کے گرد جمع ہو گئے۔ اور جب انہیں بتایا گیا۔ کہ فلاں مکان میں عورتیں اور بچے موجود ہیں۔ ان کو نکال لائیں تو ایک لمحہ کا توقف کئے بغیر ہمارے سارے نوجوان جن کی تعداد ۲۵ سے زیادہ نہ تھی اور جو اس وقت وہاں پہنچے تھے۔ ملٹری اور پولیس کی گولیوں اور سکھوں کی چار چار فٹ لمبی کرپانوں کا مقابلہ کرنے کے لئے صرف لاٹھیاں لے کر دوڑ پڑے۔ اور تھوڑی ہی دیر میں دو سو کے قریب عورتوں اور بچوں کو بحفاظت نکال لائے۔ ان عورتوں اور بچوں سے بھی کسی قسم کی گھبراہٹ اور بے صبری کا اظہار نہ ہوتا تھا۔ جب ہمارے مجاہد ان کو اپنی حفاظت میں بورڈنگ کی طرف لا رہے تھے۔ تو موضع بٹالہ سے قادیان آنے والے راستہ کے قریب جو محلہ دار الرحمت اور محلہ دار العلوم کے درمیان واقع ہے۔ بہت سے مسلح سکھوں نے حملہ کرنے کی کوشش کی۔ یہ دیکھ کر ہمارے نوجوان جن کے پاس صرف لاٹھیاں تھیں۔ ان کے مقابلہ میں ڈٹ گئے۔ خدا تعالیٰ نے ان کی خاص مدد اور نصرت فرمائی۔ جب تک ملٹری اور پولیس وہاں پہنچی۔ کئی ایک سکھوں کو انہوں نے مار گرایا۔ اور باقی دم دبا کر بھاگ گئے لیکن خدا کی قدرت دیکھو ہمارے نوجوانوں میں سے کسی کو خراش تک نہ آئی۔ حالانکہ ان کے پاس صرف لاٹھیاں تھیں۔ اور سکھوں کے پاس کرپانیں۔ اور وہ سمجھتے تھے۔ کہ پولیس اور ملٹری ان کی پشت پناہ ہے۔

خواتین اور بچوں کو نرغہ سے نکالنے کے لئے جو مجاہدین اپنی جانیں ہتھیلی پر رکھ کر مردانہ وار آگے بڑھے تھے۔ اگرچہ وہ اپنے مقصد میں خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہوئے۔ لیکن ان میں سے ایک مجاہد جو نہایت سجیلا جوان تھا۔ اور رضاکارانہ قادیان کی حفاظت کا فرض ادا کرنے کے لئے کھاریاں ضلع گجرات سے آیا ہوا تھا۔ نیاز علی نام تھا۔ نہ معلوم اپنے ساتھیوں سے کس طرح علیحدہ ہو گیا۔ اور بعد میں معلوم ہوا۔ کہ ملٹری نے نہایت سفاکی سے اسے گولی کا نشانہ بنا دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اور پھر ستم بالائے ستم یہ کہ اس کی لاش بھی نہ اٹھانے دی۔ خدا تعالیٰ کی بیشمار برکات اور انعامات نازل ہوں ہمارے اس شہید نوجوان اور اس کے دوسرے ان ساتھیوں پر جنہوں نے اس ظلم و ستم کے دور میں مختلف اوقات اور مختلف مقامات میں مومنانہ شجاعت اور بہادری کے جوہر دکھاتے ہوئے جامِ شہادت پیا۔ ہماری آئندہ نسلیں ان کی ذات پر فخر کریں گی۔ اور ان کے کارنامے یاد کر کے اپنی محبت اور اخلاص کے پھول ان پر نچھاور کریں گی۔ ان کی جدائی سے ہمارے دل غمگین اور ہماری آنکھیں نمناک ہیں۔ مگر انہوں نے خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنی جانیں قربان کر کے جو درجہ اور مرتبہ حاصل کر لیا ہے۔ اس پر ہم ان کو مبارکباد کہتے ہیں۔ نہ صرف ان کو بلکہ ان ماؤں کو بھی جنہوں نے ایسے بہادر اور خدا تعالیٰ کی خاطر فدا ہونے والے سپوت جنے۔ ان باپوں کو بھی جن کے ہاں ایسے جواں مرد اور دلیر بچے پیدا ہوئے۔ ان بہنوں اور بھائیوں کو بھی جن میں وہ کھیلے کودے۔ اور پروان چڑھے۔ ان سہاگنوں کو بھی جن کے سہاگ ہمیشہ کی زندگی پا کر لازوال بنا گئے۔ ان بچوں کو بھی جن کی قدر و منزلت کو چار چاند لگا گئے۔ وہ خود زندہ ہو گئے کیونکہ خدا تعالیٰ

عید فنڈ اور کھال قربانی

عید الاضحیٰ کو گزرے ایک ہفتہ سے زائد ہو گیا ہے لیکن بیرونی جماعتوں سے عید فنڈ اور کھال قربانی کی بہت کم رقوم مرکز میں آ رہی ہیں۔ احباب کو چاہیئے کہ اپنے دیگر چندوں کے ساتھ یہ رقوم بھی اور سیکرٹریان مال کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ ایسی رقوم کی وصولی کی طرف بھی خاص توجہ کریں۔ اور اس ماہ میں تمام رقوم مرکز میں بھجوا دیں۔ تمام چندوں کی رقوم اگر بذریعہ منی آرڈر بھجوانی مشکل ہوں تو کسی معتبر آدمی کے ہاتھ بھجوا دی جائیں۔ یا اگر ہو سکے تو بذریعہ ڈرافٹ بھجوائیں۔ ڈرافٹ بنام لائیڈز بنک کراچی ہو اور محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ پاکستان جودھامل بلڈنگ لاہور کو بھیجا جائے۔ رقوم چندہ جات کی تفصیل بھی ساتھ ہی محاسب صاحب کو بھجوائی جائے۔ ناظر بیت المال لاہور

کا انکے متعلق یہ ارشاد ہے۔ ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء۔ کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں جو قتل کئے جائیں۔ ان کو مردہ مت کہو۔ وہ زندہ ہیں۔ اور ہم مردوں کے لئے ایسی زندگی حاصل کرنے کے لئے اس زمانہ میں خال قائم کر گئے ہیں۔ لیکن ہم ان کے درجات کی مزید بلندی کیلئے دعا کرتے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے امید رکھتے ہیں۔ کہ وہ ہمارے ان شہیدوں کو قصر احمدیت میں بلند مقام پہ جگمگاتے ہوئے ستارے بنائے گا۔ اور دوسرے نوجوان ان سے روشنی حاصل کریں گے۔

ہمارے ان مقامی اور بیرونی مجاہد نوجوانوں نے اپنے مقامات مقدسہ اور قادیان میں بسنے والے لوگوں کی حفاظت کے سلسلہ میں کئی ناقابل فراموش خدمات سر انجام دیں۔ ان کا ذکر کوئی ایسا بھائی کرے۔ جو ان کی تفصیلات سے واقف اور ان کا عینی شاہد ہو۔ تو زیادہ موزوں ہوگا۔ مجھے ان کی سرگرمیوں اور مجاہدانہ جدوجہد کا جو ایک آدھ نظارہ اتفاقاً دیکھنے کا موقعہ ملا۔ میں اسی کا ذکر کر سکتا ہوں۔

ہمارے محلہ دارالرحمت میں سکھوں سے مقابلہ کا ایک نہایت شاندار کارنامہ بھی عمل میں آیا۔ اس وقت جب کہ سکھ محلہ میں داخل ہو چکے تھے۔ ملٹری اور پولیس ان کی حمایت میں گولیاں چلا رہی تھی۔ ایک اور مکان میں کچھ عورتیں اور بچے محصور ہو چکے تھے اور مسلح سکھ غنڈوں نے اس مکان کے ارد گرد منڈلانا شروع کر دیا تھا کہ اس مکان میں داخل ہونے کی کوشش کرنے لگے۔ جب نوبت یہاں تک پہنچ گئی۔ تو ہمارے نوجوانوں نے حملہ کرنا ضروری سمجھا۔ اور وہ ہر قسم کے خطرات کا پورا پورا احساس رکھتے ہوئے اور یہ دیکھتے ہوئے کہ پولیس اور ملٹری نہ صرف سکھ ڈاکوؤں اور لیٹروں کی اپنے اسلحہ سے حفاظت کر رہی ہے، بلکہ ان کی حمایت میں بے گناہ اور نہتے احمدیوں کو بغیر کسی وجہ کے قتل بھی کر رہی ہے۔ سر پہ کفن باندھ کر خواتین کی حفاظت کے لئے اپنے فرض کی ادائیگی میں مصروف ہو گئے۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا۔ کہ آن کی آن میں نہ صرف محلہ کا وہ حصہ دریدہ سکھوں سے خالی ہو گیا جہاں عورتیں اور بچے رکے پڑے تھے۔ بلکہ ملٹری اور پولیس کے سورمے بھی بھاگ گئے۔ اور دور دور تک ان کا نام و نشان نظر نہ آتا۔ اس موقعہ کو غنیمت سمجھ کر اور یہ سمجھ کر کہ ملٹری کمک حاصل کر کے لوٹے گی۔ عورتوں اور بچوں کو بخیریت وہاں سے نکال کر محفوظ مقام پر پہنچا دیا گیا۔ اس مقابلہ میں بھی کئی سکھ جان سے گئے۔ گر ہمارے مجاہدین خدا تعالیٰ کے فضل سے بخیریت نکل آئے۔

یہ ہیں اس مفاکانہ حملہ کے کچھ حالات جو مسلح سکھوں کے ایک بہت بڑے ہجوم نے پولیس اور ملٹری کی معیت میں محلہ دارالرحمت پر کیا۔ اور جو پولیس کی عائد کردہ شدید پابندیوں کی وجہ سے میں محض اتفاقیہ طور پر ایک نہایت محدود حلقہ میں دیکھ سکا کیونکہ اس بات کا کوئی امکان ہی نہ تھا۔ کہ چل پھر کر سارے حالات معلوم کئے جا سکتے۔ ان بیان کردہ حالات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ قادیان کی بے بس اور نہتی آبادی کو اس کے گھروں سے نکالنے اور اپنا سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر چلے جانے کے لئے ملٹری اور پولیس نے سکھوں کو امداد دے کر کیسا سفاکانہ حملہ کرایا۔ اور کیسے کیسے خوفناک مظالم کا نشانہ بنایا۔

(۹) حیرت انگیز غلط بیانی

گو ہندوستان ریڈیو نے ایک بڑے افسر کے حوالہ سے اعلان کیا۔ کہ قادیان پر کوئی حملہ نہیں کیا گیا۔ بلکہ لوگ خود بخود گھر چھوڑ کر گھروں سے نکل گئے۔ اور لکھا گیا۔ کہ قادیان کے ارد گرد چونکہ سکھوں کے گاؤں آباد ہیں۔ اس لئے احمدی خود ہی خوفزدہ ہو کر اپنے گھر چھوڑ گئے حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ احمدی نہ کبھی ارد گرد کے سکھوں سے خوفزدہ ہوئے۔ اور نہ ہو سکتے تھے۔ اور اس کا ناقابل تردید ثبوت یہ ہے۔ کہ وہ سکھ جنہوں نے علاقہ میں ایک عرصہ سے لوٹ اور قتل و غارت کا بازار گرم کر رکھا تھا۔ اور جب سے گورداسپور کو ہندوستان کے حوالے کر دیا گیا۔ اس وقت سے تو سکھوں کی سفاکیاں اور ستم آرائیاں حد سے بڑھ چکی تھیں۔ لیکن انہیں قادیان کی احمدی آبادی پر حملہ کرنے کی کبھی جرأت نہ ہوئی حتیٰ کہ ارد گرد کے مسلمانوں کے تمام دیہات ویران کر دینے کے باوجود بھی اس وقت تک جرأت نہ ہوئی۔ جب تک پولیس اور ملٹری کھلم کھلا ان کی حمایت میں کھڑی نہ ہو گئی۔ اور ۳ اکتوبر تک اس کیلئے اس نے پوری تیاری نہ کر لی۔ ملٹری اور پولیس بہت بڑی تعداد میں قادیان میں جمع کر لی گئی۔ تلاشیاں کرا کر لاٹھیاں تک ہم سے چھین لی گئیں۔ کرفیو لگا کر مسلمانوں سے بندوقیں لے لی گئیں۔ اور متواتر کئی روز تشدد کا سلسلہ جاری کر کے خوف و ہراس پیدا کرنے کی کوشش کی گئی۔ جب یہ سب کچھ کر لیا گیا۔ تو سکھوں کو ہزاروں کی تعداد میں جمع کر کے قادیان پر دھکیل دیا اور ان کی امداد کے لئے ہر ممکن کوشش کی گئی۔ حتیٰ کہ بہت سے بے گناہوں کو گولیوں سے موت کے گھاٹ اتار دیا۔

یہ نہتے اور بے بس احمدیوں پر حملہ اور نہایت شرمناک حملہ نہیں۔ تو اور کیا ہے۔ اگر پولیس اور فوج سکھوں کی پشت پناہ اور مددگار بن کر اس حملہ میں شریک نہیں ہوتی۔ تو سکھوں کو قطعاً جرأت نہ ہوتی۔ کہ احمدیوں کی طرف آنکھ بھی کر سکتے۔ اور اگر کرتے۔ تو دنیا دیکھتی کہ کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ سب فوج اور پولیس کے جبر و تشدد کے ذریعہ قادیان خالی کرا کر یہ کہنا۔ کہ احمدی سکھوں کے خوف سے اپنے گھروں کو خود خالی کر گئے حقیقت پر پردہ ڈالنے کی ناکام کوشش اور سیاہی کے ان دھبوں کو مٹانے کی ناکام سعی ہے۔ جو ان فوجیوں پولیس والوں کے ہاتھوں پر لگ چکے ہیں اور جو قیامت تک مٹائے نہیں مٹ سکیں گے۔

اخبار احمدیہ

خیریت مطلوب ہے:۔ احباب جماعت احمدیہ سکندر آباد سے اگر کسی دوست کو میرے بیٹے

Dr. E. I. Chowdhry
M. D. Homeo, Assistant
Surveyor M.E.S, G.E.S's
Office Secunderabad
(DACCAN)

اور اس کے بال بچوں کی خیروعافیت کا علم ہو تو مجھے مطلع فرما کر شکریہ کا موقعہ دیں۔ چنیوٹ ضلع جھنگ پاکستان۔ محمد نور الٰہی مجوعہ ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ

(۲) شیخ مقبول احمد صاحب احمدی چیف گڈس کلرک ڈیرہ نواب صاحب مطلع ہیں۔ کہ میں بخیریت قادیان میں ہوں افتخار احمد صاحب۔ جلال الدین صاحب۔ ظہور الدین صاحب و عزیز غلام احمد لاہور میں بخیریت پہنچ گئے ہیں قبلہ والد صاحب منشی گلاب الدین صاحب و ہمشیرہ و جو کہ بیمار تھی لاہور سے لاپتہ ہیں۔ ان کی شہادت کے متعلق بھی افواہ ہے۔ مگر یقینی حالت کا علم نہیں ہے خاکسار اقبال احمد خان ایاز واقف زندگی قادیان جودھامل بلڈنگ۔ جودھامل روڈ۔ لاہور

(۳) مولوی نذیر احمد صاحب یا غلام مرتضیٰ خان صاحب بنام گزین آف کیری مقتان ڈاکخانہ دجوعہ تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور کے متعلق معلوم ہوا ہے۔ کہ بڈا ضلع لائلپور میں چلے گئے ہیں۔ اور برادرم عبدالمجید خان صاحب مرحوم کی اہلیہ مسماۃ عنایت بیگم دو بچے مسمی سمیع اللہ خان بھی ان کے پاس ہے۔ تحصیل وزیر آباد کے احمدی احباب میں سے اگر کسی دوست کو ان کا پتہ ہو تو ان کے متعلق مندرجہ ذیل پتہ پر مطلع فرمائیں۔ حمید اللہ خان موضع کوٹلہ وندیہ متصل گوجرانوالہ تحصیل ضلع گوجرانوالہ

(۴) رسالدار مرزا احمد خان صاحب کے بھائی مولابداد مرزا محمد حسین صاحب ناشہرہ سے تحریر کرتے ہیں۔ کہ رسالدار کی بیوی لاہور ہونے والی تھی۔ مگر ابھی تک خبر نہیں ملی۔ اگر آپ لاہور پہنچ گئے ہیں۔ تو خیریت کی خبر دیں۔

(۵) مرزا مظفر احمد صاحب خیریت سے راولپنڈی پہنچ گئے ہیں۔ ہمارے چوہدری محمد نواز صاحب کی خبر ایبٹ آباد سے آئی ہے۔ خبر ملنے پر اطلاع دوں گا۔ مگر ایبٹ آباد مہربانی کریں۔ تو چوہدری صاحب کی خیریت کی خبر دیں۔ عزیز ملٹری ڈیری فارم میں ملازم ہے

(۶) سیکرٹری اسلام میں صوبیدار مرزا مجید بخش صاحب کو خط لکھا گیا ہے۔ مگر ان سب کی طرف سے کوئی خبر نہیں ملی۔ (مرزا گل محمد)

(۴) ماسٹر عبدالسمیع رضا صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان جس جگہ بھی ہوں فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ معرفت چوہدری محمد شریف صاحب احمدی پہنچ جائیں کیونکہ سید بہلول شاہ صاحب جلد دارالبرکات ایکاہ سے بیمار ہیں۔ سب حالت بہت نازک ہے۔ (سید بشیر احمد)

(۵) خاکسار عبدالمطلب بنگالی اور دیگر بنگالی احباب قادیان میں خیریت سے ہیں۔ مجھے مولوی میر رفیق علی صاحب کی وفات اور اپنے بھائی ابوالحسن کی علالت کی اطلاع مل گئی ہے اللہ تعالیٰ میر رفیق علی صاحب کی مغفرت فرمائے۔ اور ابوالحسن کو صحت عطا فرمائے۔ بنگال کے تمام احباب ہماری خیر و عافیت کے لئے اور حفاظت مرکز کے سلسلے میں اپنے فرائض کو سر انجام دینے کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

(۶) چوہدری عبدالعزیز صاحب و چوہدری غلام محمد صاحب ساکن بھیناں ضلع ہوشیارپور خود یا کسی اور دوست کو علم ہو تو خود یا انکی خیریت سے اطلاع دیں۔ سخت تشویش ہو رہی ہے۔

عبدالرحمن کارکن نظارت امور عامہ جودھامل بلڈنگ لاہور

تلاش:۔ ۱۲ تاریخ کی شام کو ۱۰۰ ٹرک کا جو کنوائے قادیان سے آیا تھا۔ اس میں ہمارے چیرسے کے دو سوٹ کیس گم ہو گئے تھے۔ جو ابھی تک نہیں ملے۔ ان میں سے ایک میں ہماری ڈاکخانہ کی دو کتابیں بنام ایم عزیز احمد شرف الدین منزل قادیان اور زبیدہ بیگم دختر دوست محمد محلہ مسجد اقصیٰ قادیان تھی۔ جن میں تقریباً ۔۔۔ روپیہ کا حساب ہے۔ اگر وہ کسی صاحب کے پاس ہو۔ تو نیچے لکھے ہوئے پتہ پر بذریعہ رجسٹری روانہ کر دیں۔ یا دفتر خدام الاحمدیہ جودھامل بلڈنگ میں دے کر اپنے مہاجر بھائی کی مدد کریں۔ اس وقت ہم لوگ سخت تکلیف میں ہیں۔ ہماری پونجی بھی وہ ڈاکخانہ میں تھی۔

میاں عزیز احمد معرفت میاں وزیر احمد پوسٹل کلرک انارکلی ڈاکخانہ لاہور

"میرا لڑکا عبدالشکور ریسپر ڈاکٹر عبدالرحیم دہلوی اسٹریچ کوٹ اور نیلا پاجامہ پہنے ہوئے عمر ۱۲ سال ہے۔ اگر کسی دوست کو ملے۔ تو اس سے کہہ دیں۔ کہ وہ مقام میانی ضلع سرگودھا محلہ چلیانہ میں پہنچ کر ملے۔ ڈاکٹر عبدالرحیم دہلوی از میانی ضلع سرگودھا)

(۱) مولوی بشیر الدین احمد صاحب بی۔ اے منتظم جائیداد مدرسہ احمدیہ قادیان کا کچھ دنوں سے پتہ نہیں اگر وہ یہاں ہوں تو مجھے دفتر ریلوے پولیس ہیڈ کوارٹر میں ملیں۔ اگر کسی دوست کو ان کا پتہ ہو تو ٹیلیفون نمبر ۹۳۴۴ پر اطلاع بخشیں

داحمد بخش ہیڈ کانسٹیبل دفتر A I G ریلوے پولیس لاہور

ریڈکلف نے گورداسپور کا مسلم اکثریت والا ضلع ہندوستان کے حوالے کر کے کشمیر جانے کا راستہ پیدا کر دیا ہے

سردار پٹیل اور مہاراجہ پٹیالہ مشرقی پنجاب کی طرح ریاست کشمیر میں بھی مسلمانوں کا قتل عام کرنا چاہتے ہیں!

لاہور ۵ نومبر۔ انڈین خبر ایجنسی کے بابا کی تقریر کا حوالہ دیتے ہوئے جس میں انہوں نے کہا تھا کہ ہندوستانی فوجیں دوبارہ ہندوستان اور پاکستان کو اکٹھا کر دیں گی۔ وزیر اعظم صوبہ سرحد عبدالقیوم خاں نے ایک پریس بیان میں کہا کہ ہندوستانی فوجوں کی کشمیر میں جارحانہ کارروائیوں سے اس منصوبہ کی ابتداء کی گئی ہے۔ انڈین گورنمنٹ نے کشمیر میں فوجیں بھیج کر گویا بلا اعلان کے پاکستان کے ساتھ جنگ چھیڑ دی ہے۔ لیکن ہم نے ریاست کے معاملات میں دخل دینے سے احتراز کیا ہے۔ خود کشمیر کے لوگ اپنی بقا کے لئے مخالف طاقت کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ انڈین گورنمنٹ نے وہاں اپنی فوجیں، راشٹریہ سیوک سنگھ اور مسلح سکھ جتھے بھیجکر مشرقی پنجاب کی طرح کشمیر سے بھی مسلمانوں کا خاتمہ کر دینے اور باقیوں کو پاکستان میں دھکیل دینے کا تہیہ کیا ہوا ہے۔ تاکہ حکومت پاکستان پناہ گزینوں کی کثرت سے پریشان ہو کر ختم ہو جائے۔ صوبوں کی تقسیم اس معاہدہ کے ساتھ ہوئی تھی۔ کہ آبادی کا تبادلہ نہیں ہوگا۔ مگر اب لوگوں کو زبردستی پاکستان کی طرف نکالا جا رہا ہے۔ حکومت پاکستان مزید۔ قبضے کا مطالبہ کر سکتی ہے۔

استصواب رائے عامہ کا ذکر کرتے ہوئے خان عبدالقیوم خان نے کہا۔ کہ یہ بیرونی دنیا کو دھوکہ میں رکھنے کی ایک چال ہے۔ جبکہ ہزاروں مسلمان کشمیر سے نکل چکے ہیں۔ تو استصواب رائے کا سوال ہی کیا رہا۔ حقیقتاً رائے عامہ کی ضرورت ہی نہیں کیونکہ ریاست کی کثرت آبادی پاکستان کے ساتھ ہی ملنے کی متمنی ہے۔ سردار پٹیل اور مہاراجہ پٹیالہ یہ چاہتے ہیں کہ کشمیر کے مسلمانوں کو برباد کر دیا جائے۔

وزیر اعظم نے فرمایا کہ انڈین یونین کے ہوائی جہازوں نے کوہالہ کا پل جو کہ کشمیر اور پاکستان کی مشترکہ ملکیت ہے پر گولہ باری کر کے بین الاقوامی معاہدہ کو توڑ کر حکومت پاکستان کو جنگ کا چیلنج دیا ہے۔ پنڈت نہرو تو شہریوں پر گولہ باری کرنے کے خلاف احتجاج کیا کرتے تھے۔ مگر اب ہندوستانی فوجوں نے نہ صرف شہروں پر بلکہ ہسپتالوں میں مریضوں پر بھی گولہ باری کر کے ہلاک کر دیا ہے۔ ہم نے قبائلیوں کو حدود کشمیر میں داخل ہونے سے روکنے کی اپنی انتہائی کوشش کی ہے مگر ہمیں مکمل کامیابی نہیں ہو سکی تقریباً ۵ سو قبائلی ہزارہ میں گرفتار کئے جا چکے ہیں اور زمینداروں سے بڑی بڑی ضمانتیں لی گئی ہیں۔ ریاست کشمیر کی شمالی حدود جو قبائلیوں کے علاقہ کے ساتھ ملتی ہیں۔ وہاں سے کچھ لوگ ریاست میں داخل ہو گئے ہیں۔ ہمارے پاس جو محدود فوج ہے۔ اس میں سے کچھ حصہ اقلیتوں کی حفاظت کے لئے متعین ہے۔ باقی فوج سے ہم ہزاروں میل لمبی حدود کی حفاظت کر بھی نہیں سکتے۔ آخر میں خان عبدالقیوم خان نے حکومت پاکستان کو مشورہ دیا کہ وہ بجائے کونسل اقوام متحدہ کے اپنا معاملہ تمام اسلامی ممالک کے سامنے پیش کرے تاکہ اگر ہندوستان جنگ کا اعلان کر دے تو وہ فوراً مدد پہنچا سکیں۔ یہ سب کچھ ریڈکلف کے فیصلہ کا نتیجہ ہے۔ جس نے گورداسپور کے ۵۱ فیصدی مسلم آبادی والے علاقہ کو ہندوستان کے حوالے کر کے ہندوستان کو کشمیر کے ساتھ ملانے کا راستہ پیدا کر دیا ہے

چودھری خلیق الزمان نے استعفیٰ دے دیا

کراچی ۵ نومبر۔ چودھری خلیق الزمان ممبر لیگ پارٹی نے یو۔ پی اسمبلی سے استعفیٰ دینے کی وجہ مسٹر سہروردی کو بذریعہ تار یہ بتائی ہے۔ کہ وہ نوجوانوں کے لئے جگہ خالی کر رہے ہیں۔ تاکہ وہ نئے نظام کے ماتحت اپنی پالیسی چلا سکیں۔ مزید یہ کہ باوجود مسٹر گاندھی اور پنڈت نہرو کی طرف سے مخالفت کے ہندی کو سرکاری زبان قرار دے دیا گیا ہے میں اس عمر میں ہندی سیکھ نہیں سکتا۔

درہ خیبر میں کوئلے کی کان

پشاور ۴ نومبر۔ درہ خیبر کے قریب علی مسجد میں کوئلے کی کانیں دریافت ہوئی ہیں۔ پاکستان کے ماہرین طبقات الارض آج کل کراچی میں اس کوئلے کا معائنہ کر رہے ہیں۔ اس سے پہلے کوئلے کے اس نمونے کا امتحان اسلامیہ کالج پشاور کی لیبارٹری میں بھی ہو چکا ہے۔ اور معلوم ہوا ہے۔ کہ اس کوئلے میں گرافائٹ کافی مقدار میں موجود ہے۔ جب یہ کوئلہ ایک انجن کے بوائلر میں ڈالا گیا۔ تو اس نے تسلی بخش کام دیا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اگر ان کانوں کو احتیاط سے کھودا گیا۔ تو اتنا کوئلہ برآمد ہوگا۔ کہ مغربی پاکستان کی جملہ ضروریات پوری ہو سکیں گی۔

مغربی بنگال کے مسلمانوں نے جس تعاون کا ثبوت دیا ہے

اس کا میرے دل پر گہرا اثر ہے

راج گوپال اچاریہ

کلکتہ ۵ نومبر۔ کل مسلم ایوان تجارت کے روبرو تقریر کرتے ہوئے مغربی پنجاب کے گورنر سی راجگوپال اچاریہ صاحب نے مسلمانوں کو یقین دلایا۔ کہ مغربی بنگال کی حکومت باشندگان مغربی بنگال کے درمیان کسی قسم کے تفریق و امتیاز کو روا نہ رکھے گی۔ نیز یہ کہ سب کے ساتھ ایک ہی جیسا سلوک کیا جائیگا۔ مسلم ایوان تجارت کے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے آپ نے کہا۔ مجھے بنگال میں آئے ہوئے گیارہ ہفتے ہو چکے ہیں۔ اس عرصہ میں باشندگان بنگال نے کامل تعاون اور اعتماد کا ثبوت بہم پہنچایا ہے۔ بالخصوص مسلمانوں نے جس اعتماد کا اظہار کیا ہے۔ اس کا میرے دل پر بہت گہرا اثر ہے۔ میں بھی آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ میں کسی قوم یا فرقے کے حق میں جان بوجھ کر ناانصافی کا مرتکب ہو کر اپنے نام کو بٹہ نہیں لگاؤنگا۔ میں یقین دلاتا ہوں۔ کہ مغربی بنگال کی حکومت بھی اقلیتوں کے حقوق کی حفاظت میں میری ہمنوا ہے۔

سکھ سیوک دل کی پنڈت نہرو کو پیشکش

نئی دہلی ۵ نومبر۔ سکھ سیوک دل کی منتظمہ کمیٹی نے اپنے ایک اجلاس میں حکومت پاکستان کے خلاف احتجاجی ریزولیوشن پاس کیا۔ جس میں کہا گیا۔ کہ حکومت پاکستان نے ریاست کشمیر پر حملہ کر کے دونوں حکومتوں کے تعلقات کو کشیدہ کر دیا ہے۔ تمام نوجوانوں سے اپیل کی گئی کہ وہ ہندوستان کے ساتھ مل کر جموں و کشمیر میں حملہ آوروں کا مقابلہ کرنے کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں۔ پنڈت نہرو کو یقین دلایا کہ وہ ہندوستان اور کشمیر میں ہر قسم کی خدمت کرنے کے لئے تیار رہیں۔

سکھوں کے مصائب کیلئے موجودہ اکالی لیڈر ذمہ وار ہیں

(سردار لچھمن سنگھ)

شملہ ۵ نومبر۔ کل مشرقی پنجاب کی مجلس آئین ساز میں سردار لچھمن سنگھ صاحب نے تقریر کرتے ہوئے پنجاب کی تقسیم سے پیدا شدہ مصائب کا موجودہ سکھ اکالی لیڈروں کو ذمہ دار قرار دیا۔ سردار لچھمن سنگھ نے تقریر کو جاری رکھتے ہوئے کہا۔ اکالی لیڈر جن کے دو نمائندے یہاں بھی سرکاری بنچوں پر تشریف فرما ہیں۔ ہندوستان میں کسی جگہ بھی خالصتان بنانے میں کامیاب نہ ہو سکے۔

نیلگری میں مسلح فوج بھیجدی گئی

راسے گڑھ ۴ نومبر۔ ریاست نیلگری ایسٹرن سٹیٹس یونین کی توجہ کا مرکز بنی ہوئی ہے۔ بورڈ آف ریجنٹس کے بعض ممبر ریاست کے حالات کا مشاہدہ کرنے جا رہے ہیں۔ قیام امن کے لئے مسلح فوج کی ایک پلٹن وہاں بھیجدی گئی ہے

یونیورسٹی امتحانات میں مزید التواء

لاہور ۵ نومبر۔ پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے قریب مستقبل میں ہونے والے امتحانوں کی تاریخوں میں بعض تبدیلیاں عمل میں لائی گئی ہیں۔ ان تبدیلیوں کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

نام امتحان		تبدیل شدہ تاریخ
بی۔ ٹی (تھیوری)		یکم دسمبر
بی۔ ٹی (پریکٹس)		۹ دسمبر
جرنلزم		۱۱ دسمبر
ڈومیسٹک سائنس		۱۱ دسمبر
ایف۔ ایس۔ سی	ایگریکلچر	۱۱ دسمبر
بی۔ ایس۔ سی	ایگریکلچر	۱۱ دسمبر
ایم۔ ایس۔ سی	ایگریکلچر	۱۱ دسمبر

انجینئرنگ کے امتحانات بھی سردست ملتوی کر دئے گئے ہیں ان کی اصل تاریخوں کا اعلان بعد میں کیا جائیگا۔ باقی تمام امتحانات ان تاریخوں پر منعقد ہوں گے جن کا پہلے اعلان کیا جا چکا ہے۔

مشرقی پنجاب میں مسلمان پناہ گزینوں کی ایک بڑی تعداد بھوک کی وجہ سے موت کا شکار ہو چکی ہے

مسلمان پناہ گزینوں کے قافلوں پر حملے۔ مشرقی اور مغربی پاکستان کے درمیان لاسلکی رابطے کا قیام

مغربی پنجاب کی صورت حالات

لاہور ۵ نومبر ایک پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے۔ کہ بدھ کے روز تک جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان کی روشنی میں کہا جا سکتا ہے کہ تمام مغربی پنجاب میں بالعموم امن ہے۔ البتہ گجرات دکشمیر اور سیالکوٹ وجموں کی سرحدوں پر بعض حملے ہوئے ہیں۔

سیالکوٹ سے خبر ملی ہے کہ پاکستان کی حدود میں چپرا گاؤں پر ایک جتھے نے حملہ کیا۔ چار مسلمان جو قریب کے کھیتوں میں کام کر رہے تھے مارے گئے ایک اور غیر مسلم جتھے کو جو جموں سے گجرات کے ایک گاؤں میلو کی طرف بڑھ رہا تھا سرحد پر روک لیا گیا۔ معمولی سے مقابلے کے بعد حملہ آور بھاگ نکلے۔ بھاگنے کے دوران میں انہوں نے جموں سے آنیوالے ایک مسلم پناہ گزین پر حملہ کیا جو فوراً جاں بحق ہو گیا۔

مشرقی اور مغربی پاکستان کے درمیان

لاسلکی رابطہ قائم ہو گیا

کراچی ۵ نومبر۔ مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان کے درمیان لاسلکی رابطہ قائم ہو گیا ہے۔ فی الحال یہ رابطہ صرف پاکستان کی مرکزی حکومت کے پیغامات پہنچانے کے کام میں لایا جا رہا ہے۔ پاکستان حکومت ہر دو طرف بہت زیادہ طاقت ور ٹرانسمٹر قائم کرنے کی سکیم پر غور کر رہی ہے۔ جنگی تکمیل کے بعد وائرلیس کی سہولتوں سے عوام بھی فائدہ اٹھا سکیں گے۔

مشرقی پنجاب کی صورت حالات

شملہ ۵ نومبر۔ مشرقی پنجاب کی حکومت کا ایک بیان مظہر ہے۔ کہ مشرقی پنجاب میں یوں تو امن ہے۔ البتہ کرنال میں کشیدگی پائی جاتی ہے۔ اور بعض دوسرے علاقوں سے بھی گڑبڑ کی خبریں موصول ہوئی ہیں۔ مختلف علاقوں میں مسلم پناہ گزینوں کے کئی قافلے پا پیادہ پاکستان کی طرف سفر کر رہے ہیں۔ فیروزپور کے ضلع میں دو قافلوں پر حملہ ہوا۔ پولیس اور فوج نے حملہ آوروں کو مقابلہ کر کے مار بھگایا۔ تین حملہ آور مارے گئے۔ پناہ گزینوں کا کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ پانی پت کے شہر میں لوٹ مار کرنے والوں کو پکڑنے اور لوٹ کا مال برآمد کرنے کے لئے کرفیو لگا دیا گیا۔

مشرقی پنجاب میں مسلمان پناہ گزینوں کی ناگفتہ بہ حالت!

لاہور ۵ نومبر مشرقی پنجاب کے مختلف علاقوں سے مسلم پناہ گزینوں کی ناگفتہ بہ حالت کے متعلق اطلاعات بدستور موصول ہو رہی ہیں۔ ان بے چاروں کی اصل مشکلات جن سے وہ دوچار ہیں۔ قلت خوراک اور سردی کی بڑھتی ہوئی شدت میں اس وقت بلول اور سوہنا میں تیس ہزار اور اسی طرح نوح اور فیروز پور جھرکہ میں قریباً دو لاکھ مسلمان پناہ گزین موجود ہیں۔ اور سب فاقہ کشی کی نوبت کو پہنچنے والے ہیں۔ روہتک۔ کلانور جھجر۔ سونی پت۔ بہادر گڑھ گوہانا اور سانپلہ وغیرہ کیمپوں میں بھی خوراک کی سخت قلت بتائی جاتی ہے۔ ان کیمپوں میں پناہ گزینوں کی ایک بڑی تعداد بھوک کے ہاتھوں تنگ آ کر جاں بحق ہو چکی ہے۔

ہریانہ۔ دسوہہ اور ہوشیارپور کے پناہ گزین آدم پور کیمپ میں منتقل کر دئے گئے ہیں۔ جہاں انہیں کھانے کو صرف ایک وقت روٹی ملتی ہے۔ یہ لوگ کھلے میدانوں میں سیلی ہوئی زمین پر سخت تکلیف کی حالت میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ نہ ان کو گرم کپڑے میسر ہیں اور نہ کافی مقدار میں گرم کمبل یا لحاف یہاں تک کہ یہ غریب آگ تاپنے سے بھی محروم ہیں۔ کیونکہ لکڑی آٹھ آنے فی سیر کے حساب سے ملتی ہے۔ اور اس کا حصول ان کی اپنی طاقت سے باہر ہے۔

بہت سے لوگ اس کیمپ میں سردی کی وجہ سے موت کا شکار ہو چکے ہیں۔ اس کے علاوہ ہر چار آدمیوں میں سے ایک آدمی کے حساب سے بے شمار لوگ مختلف قسم کی بیماریوں میں مبتلا ہیں۔ اور پڑے گھل رہے ہیں۔ ان کے واسطے دوا دارو کا کوئی انتظام نہیں ہے۔

مجالس دستور ساز و آئین ساز کا مشترکہ ہال

نئی دہلی۔ ۵ نومبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ہندوستان کی مجلس دستور ساز کا آئندہ اجلاس مرکزی آئین ساز اسمبلی ہال میں منعقد ہو گا۔ یاد رہے اس سے قبل دستور ساز اسمبلی کے اجلاس کونسل ہاؤس کی لائبریری ہال میں منعقد ہوتے رہے ہیں۔ جس کو اس غرض کے لئے خاص طور پر اسمبلی ہال میں تبدیل کر لیا گیا ہے

آئین ساز اسمبلی میں پہلے سے صرف ۱۵۲ سیٹوں کی گنجائش ہے۔ اب اراکین دستور ساز اسمبلی کی تعداد کے پیش نظر ۵۴ سیٹوں کی ایزادی کی گئی ہے خیال ہے کہ یہ ایزادی مجلس آئین ساز کی ضروریات کو پورا کر سکیگی۔ کیونکہ تمام حاضر ہونے والے اراکین کی تعداد ۲۰۶ سے کبھی نہیں بڑھی ہے۔ اگرچہ مجلس دستور ساز کے اراکین کی اصل تعداد ۲۹۰ کے قریب قریب ہے

حسن شہید سہروردی دنیا کیلئے ایک اچنبہ ہیں

یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ..........؟

کلکتہ۔ ۴ نومبر۔ ہمایوں کبیر صاحب نے ایک پریس ملاقات میں بیان دیتے ہوئے کہا کہ سہروردی صاحب کی موجودہ پوزیشن ایک اچنبہ سے کم نہیں۔ کوئی حکومت اپنے کسی باشندے کو بیک وقت دو مجالس دستور ساز کا ممبر بننے کی اجازت نہیں دیتی۔ لیکن سہروردی صاحب کو یہ امتیاز حاصل ہے۔ کہ وہ ایک ہی وقت میں پاکستان دستور ساز اسمبلی کے ممبر ہوتے ہوئے مغربی بنگال کی مجلس آئین ساز کے رکن بھی ہیں۔

ہمایوں کبیر صاحب نے حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کہ ایک شخص ایک ہی وقت میں دو آزاد و خود مختار حکومتوں کے ساتھ اپنے عہد وفاداری کو استوار رکھے۔ انہوں نے یہ بھی کہا۔ عام آئینی طریق کے مطابق پاکستان دستور ساز اسمبلی کی رکنیت قبول کر لینے کے بعد مغربی بنگال کی دستور ساز اسمبلی سے سہروردی صاحب کا کوئی تعلق نہیں رہتا

سویڈن پاکستان فضائی لائن

کراچی ۵ نومبر۔ سویڈن اور پاکستان کے درمیان فضائی راستہ قائم کرنے کے لئے حکومت سویڈن عنقریب ایک مشن پاکستان میں بھیجنے والی ہے

والٹن کیمپ میں پناہ گزینوں کی تعداد

گزشتہ بدھ کے دن تک والٹن میں پناہ گزینوں کی کل تعداد ۱۷۶۳۴۳۱ تھی ۷۰ ۹۶ آ گئے بھیج دئے گئے ۷۵ اموات ہوئیں نیز تین ہیضہ کے کیس ہوئے

پاکستان جوناگڑھ میں فوجیں بھیجنے کا ارادہ نہیں رکھتا

کراچی۔ ۵ نومبر معلوم ہوا ہے۔ ریاست جوناگڑھ کے پولیس کمشنر سرکاری کام کے سلسلے میں ان دنوں کراچی آئے ہوئے ہیں۔ چند روز کے اندر اندر وہ ریاست میں واپس چلے جائینگے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ نواب صاحب خود بھی جلد ہی اپنی ریاست میں واپس جانے والے ہیں۔

نیز ایک صاحب نے جو نواب صاحب سے قریب کا تعلق رکھتے ہیں۔ بیان کیا ہے کہ وہ ۲۰ گاؤں جن پر آج کل آزاد حکومت نے قبضہ کر لیا ہے۔ ریاست کے ان جزیروں پر مشتمل ہیں جو بڑودہ۔ ناوانگر۔ گونڈل اور بھاؤنگر کی ریاستوں میں واقع ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ پاکستان نے ریاست میں ایک سپاہی بھی نہیں بھیجا ہے اور اس قسم کی تمام خبریں کہ پاکستان حکومت وہاں اپنی فوجیں بھیجنے کا ارادہ رکھتی ہے سراسر بے بنیاد ہیں۔